باب 4 حکومت (Government)

تعریف (Definition)

حکومت، ریاست کے لازمی چار عناصر میں سے ایک عنصر ہے۔ حکومت دراصل ریاست کی ایجنٹ ہوتی ہے جو اس کی مرضی کو پورا کرنے کا ذریعہ بنتی ہے۔ حکومت ایک ایسا سیاسی ادارہ ہے جو قانون بناتا ہے، قانون نافذ کرتا ہے اور اس کی تشریح کرتا ہے۔

حکومت کی تنظیم (Organization of Government)

جب ہم حکومت کے طریقہ کار پر غور کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ یہ اپنے فرائض منصبی کو سرانجام دینے کے لیے قانون سازی کرتی ہے، اس کے ذریعہ انصاف کے تقاضوں کو پورا کرتی ہے اور قانون کا نفاذ کرتی ہے۔ حکومت یہ کام تین شعبوں یعنی مقننہ، انتظامیہ اور عدلیہ سے لیتی ہے۔ مقننہ قانون سازی کا فریضہ سرانجام دیتی ہے۔ انتظامیہ قوانین کا نفاذ عمل میں لانے کی ذمہ دار ہوتی ہے اور عدلیہ قانون کی تشریح و تعبیر کرتی ہے اور اس کے مطابق انصاف کے تقاضوں کو پورا کرنے کا فرض ادا کرتی ہے۔

قدیم دور کی حکومتوں میں اگرچہ یہ تینوں قسم کے فرائض الگ الگ محکمے سرانجام دیتے تھے لیکن بادشاہ یا حکمران اس کا نگران ہوتا تھا اور حقیقی اختیارات کا مالک وہی ہوتا تھا۔ حکومت کے تمام شعبے اسی کے سامنے جوابدہ ہوتے تھے۔ جمہوری نظام کے فروغ کے ساتھ ساتھ حکومت کے تینوں شعبوں میں اختیارات کی علیحدگی کا نظریہ جڑ پکڑ گیا۔ اب بھی یہ تینوں شعبے مقننہ، انتظامیہ اور عدلیہ الگ الگ تشکیل پاتے ہیں اور اپنے فرائض کی انجام دہی میں بھی آزاد ہوتے ہیں۔ حکومت کے مندرجہ ذیل شعبے ہیں۔

(الف) مقنّنہ (Legislature)

مقننہ کا اہم ترین کام ملک کے لیے قانون سازی کرنا ہے۔ لیکن یہ اپنے اس فریضے کی انجام دہی کے ساتھ ساتھ اور بہت سے فرائض بھی سرانجام دیتی ہے۔ مقننہ حکومت کے تین شعبوں میں سے اہم ترین شعبہ ہے۔ کیونکہ یہ شعبہ جو بھی قانون بناتا ہے، اسی کا نفاذ انتظامیہ کرتی ہے اور اسی کے مطابق عدلیہ اپنے فرائض ادا کرتی ہے۔ مقننہ عوام کے منتخب کردہ نمائندوں پر مشتمل ہوتی ہے اور یہ ایک بااختیار ادارہ ہے۔

مقنّنہ کی تنظیم (Organization of Legislature)

1- ممبران کی تعداد

مقننہ پوری قوم کی نمائندہ ہوتی ہے اس لیے ممبران کی تعداد کا تعین کرتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھا جاتا ہے کہ زندگی کے تمام شعبوں کی مناسب نمائندگی ہو سکے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ بحث و مباحثہ کے لیے ممبران کی تعداد

اتنی زیادہ نہ ہو کہ ایوان کا نظم و ضبط برقرار رکھنا مشکل ہو جائے اور کسی نتیجے پر پہنچنے میں دشواری ہو جائے۔ دستور کے مطابق مقننہ کے اراکین کی تعداد مقرر ہوتی ہے۔

2- نمائندگی کا اصول

موجودہ جمہوری دور میں عوامی نمائندگی کے اصول کو بالا دستی حاصل ہوگئی ہے۔ نمائندگی کے اس جدید اصول کے مطابق ملک کے ووٹروں کی تعداد، عمر اور اہلیت کے اعتبار سے متعین کی جاتی ہے تاکہ ہر حلقے کے لوگوں کو ایوان میں نمائندگی حاصل ہو سکے۔

3- مدت

ایک اہم چیز مقننہ کی مدت کا تعین کرنا ہے۔ مدت نہ تو اتنی مختصر ہو کہ ممبران کو قانون سازی کے متعلق معاملات کا علم بھی نہ ہو سکے اور نہ یہ مدت اتنی طویل ہو کہ ان حالات میں بالکل تبدیلی واقع ہو جائے جن کے تحت ممبران کا انتخاب عمل میں آیا ہے۔

4- طریقہ انتخاب

مقننہ کے ممبران کا انتخاب بلاواسطہ یا بالواسطہ طریقے سے کیا جاتا ہے۔

مقننہ کے فرائض (Functions of Legislature)

1- قانون سازی کے فرائض

قانون سازی کے لیے بڑے سوچ بچار اور گہرے غور و فکر کی ضرورت ہوتی ہے۔ مقننہ کا زیادہ تر وقت اسی اہم فریضے کی ادائیگی میں صرف ہوتا ہے۔ قانون ساز مجلس کے ارکان عوام کے منتخب کردہ ہوتے ہیں اس لیے وہ ذمہ داری کے ساتھ عوام کی مرضی کے مطابق قانون سازی کے فریضے کو سرانجام دیتے ہیں۔ ملکی ضرورت کے مطابق مختلف مسودات قانون مقننہ کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں۔ وہ ان کی ایک ایک شق پر غور کرتی ہے اور خوب چھان بین کر کے انھیں قانون کی شکل دے دیتی ہے یا مسترد کر دیتی ہے۔ مقننہ نئے قوانین بنانے کے علاوہ پرانے قوانین میں حالات و ضروریات کے مطابق ترمیم کا کام بھی سرانجام دیتی ہے۔

2- مالیاتی فرائض

انتظامیہ کو کاروبار حکومت اور نظم و نسق چلانے کے لیے روپیہ درکار ہوتا ہے۔ اس روپے کی منظوری اسے مقننہ سے حاصل کرنا پڑتی ہے۔ مقننہ کی منظوری کے بغیر انتظامیہ کوئی ٹیکس وصول نہیں کر سکتی ہے اور نہ اخراجات کرنے کی مجاز ہوتی ہے۔ انتظامیہ اس مقصد کے لیے ہر سال مقننہ کے سامنے بجٹ (آمدنی و اخراجات کا اندازہ) پیش کرتی ہے۔ مقننہ پورے غور و خوض اور ضروری تبدیلیوں کے بعد بجٹ کی منظوری دیتی ہے۔ اس طرح یہ حکومت کو ضروری مالیات کی فراہمی کے ساتھ ساتھ اخراجات کرنے کا مجاز بناتی ہے۔

3-انتظامی فرائض

جمہوری ریاستوں میں مقننہ بعض انتظامی فرائض بھی سرانجام دیتی ہے۔ پارلیمانی طرز حکومت میں کابینہ اپنی اجتماعی حیثیت میں مجلس قانون ساز کے سامنے جوابدہ ہوتی ہے اور اس کی تشکیل بھی مقننہ ہی سے کی جاتی ہے۔ صدارتی طرز حکومت میں صدر مملکت اہم عہدوں پر تقرریاں کرتے وقت، اعلان جنگ کرنے سے پہلے یا معاہدات (Treaties) کرتے وقت مقننہ کو اعتماد میں لیتا ہے۔ امریکہ میں صدر کے لیے ایسے تمام معاملات میں امریکی ایوان بالا (Senate) سے منظوری حاصل کرنا ضروری ہے۔

4-عدالتی فرائض

بعض اوقات مقننہ عدالتی فرائض بھی سرانجام دیتی ہے۔ امریکہ میں کانگرس صدر، نائب صدر اور وفاقی عدلیہ کے ججوں کا مواخذہ (Impeachment) کرسکتی ہے۔ برطانیہ میں دارالامراء کے قانونی امراء ملک کی سب سے بڑی اور آخری عدالت کے طور پر کام کرتے ہیں۔

5-دستور میں ترمیم کے فرائض

مقننہ دستور میں ترمیم کے فرائض سرانجام دیتی ہے۔ جن ممالک کے آئین تحریری ہیں وہاں مقننہ آئین میں ترامیم کرنے کی مجاز ہے۔ یہ ترمیم دونوں ایوانوں کی اکثریت سے ممکن ہوتی ہے

6-عوامی شکایات کا ازالہ کرنا

مقننہ عوامی شکایات حکومت کے نوٹس میں لانے اور ان کا ازالہ کرانے کا بھی اہم ذریعہ ہوتی ہے۔ مقننہ کے اراکین کو اجلاس میں ہر بات کہنے کی کھلی آزادی حاصل ہوتی ہے اور وہ عوامی شکایات کو حکومت کی نظر میں لانے کے لیے کئی طریقے اختیار کر سکتے ہیں مثلاً تحریک التوا، قراردادیں اور سوالات وغیرہ۔

(ب) انتظامیہ (Executive)

حکومت کا دوسرا اہم شعبہ انتظامیہ ہے جو قوانین کا نفاذ کرتی ہے۔ انتظامیہ حکومت کے تیسرے شعبہ یعنی عدلیہ کے فیصلوں کو عملی جامہ پہنانے کی بھی ذمہ دار ہوتی ہے۔ انتظامیہ اپنے وسیع معنوں میں حکومت کے تمام افراد یعنی ایک پولیس کے سپاہی سے لے کر سربراہِ مملکت تک لیکن اپنے محدود معنوں میں یہ صرف انتظامیہ کے اعلیٰ ترین ارکان پر مشتمل ہوتی ہے مثلاً پارلیمانی طرز حکومت میں سربراہ مملکت وزیراعظم اور اس کی کابینہ کے وزراء انتظامیہ کہلاتے ہیں جبکہ صدارتی نظام میں صدر اور اس کے وزراء انتظامیہ کہلاتے ہیں۔

انتظامیہ کے فرائض (Functions of Executive)

جدید جمہوری ریاستوں میں انتظامیہ کا سب سے اہم فریضہ مقننہ کے بنائے ہوئے قوانین کا نفاذ کرنا ہوتا ہے

لیکن اس کے علاوہ کئی اور فرائض بھی سرانجام دیتی ہے جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

1- ملکی نظم و نسق چلانا

انتظامیہ مقننہ کے بنائے ہوئے قوانین کو عملی جامہ پہناتی ہے اور ان کے مطابق ریاست کے نظم و نسق کو چلانے کی ذمہ دار ہوتی ہے۔ ملکی دفاع کا انتظام کرنا اور اندرونی طور پر امن و امان قائم رکھنا انتظامیہ کا سب سے اہم فرض ہے۔ اس کے لیے وہ مسلح افواج اور پولیس کو منظم کرتی ہے۔

2- قانون سازی کے فرائض

ملکی دستور کے مطابق انتظامیہ کا سربراہ مقننہ کا اجلاس بلانے، اسے برخاست کرنے اور مقننہ کو توڑنے کا اختیار رکھتا ہے نیز جب مقننہ کا اجلاس نہ ہو رہا ہو تو وہ عارضی طور پر آرڈیننس (Ordinance) جاری کر سکتا ہے۔ صدارتی طرز حکومت میں صدر مقننہ کے منظور کردہ قانون میں ترمیم کرنے یا اسے مسترد کرنے کا اختیار بھی رکھتا ہے۔ جسے حق استرداد (Veto Power) کہتے ہیں۔

3- عدالتی فرائض

انتظامیہ کا سربراہ ملکی عدلیہ کے ججوں کا تقرر کرتا ہے۔ اس کے علاوہ رحم کی اپیل کی صورت میں وہ عدلیہ کی دی ہوئی سزا میں کمی یا مجرم کو معافی دینے کا اختیار رکھتا ہے۔ وہ سزائے موت کو عمر قید میں بھی تبدیل کر سکتا ہے۔

4- مالیاتی فرائض

موجودہ جمہوری ریاستوں میں انتظامیہ سالانہ بجٹ تیار کر کے مقننہ سے اس بجٹ کی منظوری لیتی ہے۔ سالانہ بجٹ تیار کرنا انتظامیہ کی وزارتِ خزانہ کا کام ہے۔ اس کے بعد انتظامیہ پورا سال منظور شدہ بجٹ کے مطابق ملکی مالیات کا نظام چلاتی ہے۔

5- امور خارجہ کے فرائض

انتظامیہ کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ ملکی خارجہ پالیسی کو صحیح خطوط پر تشکیل دے اور بیرونی ملکوں سے خوشگوار تعلقات قائم رکھنے کے لیے اقدامات کرے۔ بیرونی ملکوں سے معاہدات کرنا اور ملکی مفاد کے پیش نظر بین الاقوامی معاملات میں درست پالیسی وضع کرنا وزارت خارجہ کے فرائض میں شامل ہے۔

(ج) عدلیہ (Judiciary)

حکومت کا تیسرا اہم شعبہ عدلیہ ہے عدل و انصاف کا حصول انسان کی اہم ترین ضرورت اور فطری خواہش ہے۔ اسلام نے آج سے چودہ سو سال پہلے جو عظیم الشان اسلامی ریاست قائم کی تھی۔ اس میں عدلیہ کو انتظامیہ سے الگ کر دیا گیا تھا۔ اس کے تحت سربراہ مملکت یا حکومت کو بھی قاضی (Judge) کے حکم پر ایک عام شہری کی طرح عدالت میں حاضر ہونا پڑتا تھا۔ موجودہ دور میں کسی ریاست کے مہذب ہونے کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس کی عدلیہ کس حد تک با اختیار اور آزاد ہے۔ ایک با اختیار اور آزاد عدلیہ شہریوں کے بنیادی حقوق کی ضامن اور محافظ ہوتی ہے۔

کسی ریاست کی عدلیہ کی تنظیم ایک ایسے درخت کی مانند ہوتی ہے جس کی شاخیں ارد گرد پھیلی ہوئی ہیں اور وہ اپنی غذا اپنے تنے سے حاصل کرتی ہیں۔ اسی طرح ملک کی سب سے بڑی عدالت سپریم کورٹ(Supreme Court) ہوتی ہے جو ملک کے پورے عدالتی نظام کو اپنی نگرانی میں چلاتی ہے۔ اس کے ماتحت صوبوں کی بڑی عدالتیں ہوتی ہیں جو ہائی کورٹس(High Courts) کہلاتی ہیں۔ ان کی زیر نگرانی ضلعی اور مقامی عدالتیں کام کرتی ہیں۔

عدلیہ کے فرائض(Functions of Judiciary)

1-عدل وانصاف

عدلیہ کا اہم ترین فریضہ عدل و انصاف مہیا کرنا ہے۔ عدالتیں مقدمات کا پوری طرح جائزہ لینے کے بعد مجرموں کو قانون کے مطابق سزا دینے اور بے گناہوں کو آزاد کرنے کی مجاز ہوتی ہیں۔ اعلیٰ ملکی عدالتیں اپنی ماتحت عدالتوں کے فیصلوں کے خلاف اپیلیں بھی سنتی ہیں۔ اس طرح ان کے فیصلوں پر نظر ثانی کر کے اپنا حتمی فیصلہ سناتی ہیں۔ آزاد عدلیہ کی وجہ سے کوئی بھی حکومت ملکی قانون کی خلاف ورزی نہیں کرسکتی۔ عوام اپنے بنیادی حقوق کا تحفظ عدلیہ کے ذریعے کرتے ہیں۔ عدلیہ لوگوں کے بنیادی حقوق کی ضامن اور محافظ ہوتی ہے۔

2-قانون کی تشریح

جب کسی مقدمے میں براہ راست قانون کا اطلاق نہ ہوتا ہو تو عدلیہ متعلقہ قانون کی تشریح کر کے اس کا فیصلہ کرتی ہے۔ اس طرح جج صاحبان ایسی مثالیں (Precedents) قائم کر دیتے ہیں جو بعد کے مقدمات کا فیصلہ کرتے وقت ججوں کے سامنے رہتی ہیں اور ملکی قانون کی طرح تصور ہونے لگتی ہیں۔

3-آئین کی تشریح

وفاقی طرز حکومت میں ملکی آئین مرکزی اور صوبائی حکومتوں کے اختیارات کی واضح نشان دہی کرتا ہے اگر ان دونوں حکومتوں کے درمیان اختیارات کی تقسیم پر جھگڑا ہو جائے تو ملک کی اعلیٰ عدالت کو فیصلہ کرنے کا اختیار ہوتا ہے جو آخری فیصلہ سمجھا جاتا ہے۔

4-عدالتی نظر ثانی

جن ریاستوں میں تحریری دستور نافذ العمل ہے وہاں مقننہ کے منظور کردہ قوانین پر نظر ثانی کا اختیار سپریم کورٹ کو حاصل ہوتا ہے۔ اگر سپریم کورٹ(Supreme Court) کے نوٹس میں یہ بات لائی جائے کہ مجلس قانون ساز کا منظور کردہ قانون آئین کے خلاف ہے تو یہ اس قانون کا جائزہ لیتی ہے اور اگر اسے ملکی آئین کے خلاف پائے تو اسے کالعدم قرار دے دیتی ہے۔ اس عمل کو عدلیہ کی نظر ثانی(Judicial Review) کہتے ہیں۔ امریکہ اور کئی دوسرے ملکوں کی اعلیٰ عدلیہ کو یہ اختیار حاصل ہے۔

5-مشاورتی فرائض

بعض اوقات سربراہ مملکت کو کسی اہم قانونی نکتے کی وضاحت کے لیے عدالت عظمیٰ سے مشورہ طلب کرنا پڑتا

ہے اور پھر وہ اس مشورے کی روشنی میں ضروری اقدامات کرتا ہے۔ اگر چہ انتظامیہ عدلیہ کے مشورے کی پابند نہیں ہوتی لیکن عموماً وہ اس کے مشورے کو نظر انداز نہیں کرتی۔

اطرازِ حکومت (Forms of Government)

جمہوریت(Democracy)

آج تک دنیا کے مختلف ممالک میں جس قدر حکومتیں قائم رہی ہیں۔ ان میں بادشاہیت، آمریت اور جمہوریت خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ لیکن موجودہ دور میں جمہوریت کو بہت زیادہ مقبولیت حاصل ہوئی ہے۔ اب دنیا کی تقریباً تمام قومیں جمہوری طرز حکومت کو بہترین نظام حکومت سمجھتی ہیں۔

تعریف(Definition)

لفظی اعتبار سے جمہوریت کے معنی ''عوام کی حکومت ''ہے۔ جمہوریت کو انگریزی میں ڈیمو کریسی (Democracy) کہتے ہیں۔

یہ لفظ دو یونانی الفاظ ڈیموس (Demos) اور کریٹس (Kratos) سے اخذ کیا گیا ہے۔ پہلے لفظ کا مطلب ''عوام'' جبکہ دوسرے کا مطلب ''حکومت'' ہے۔ اس لیے جمہوریت کا مطلب عوام کی حکومت ہے۔ جمہوریت کی تعریف مختلف انداز اور الفاظ میں کی گئی ہے۔

جمہوریت کی خوبیاں (Merits of Democracy)

1- عوام کی حکومت

جمہوریت میں حکومت بنانے کا اختیار عوام کو حاصل ہوتا ہے۔ عوام کے ووٹوں سے منتخب شدہ نمائندے عوام کی مرضی کے مطابق حکومت چلاتے ہیں۔ لہٰذا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ جمہوری نظام حکومت میں عوام بالواسطہ نظام حکومت چلا رہے ہوتے ہیں۔

2- ذمہ دار حکومت

جمہوری حکومت ذمہ دار حکومت ہوتی ہے کیونکہ عوامی نمائندے اپنے ہر فیصلے میں عوامی مفادات اور خواہشات کو مدنظر رکھنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ بصورت دیگر آنے والے انتخابات میں عوام غیر مقبول سیاسی جماعتوں اور نمائندوں کو مسترد کر دیتے ہیں۔ اسی لیے کابینہ کے تمام ممبران اسمبلیوں میں منتخب نمائندوں کے سوالات کے جوابات دینے کے پابند ہوتے ہیں۔

3- عوامی فلاح و بہبود

جمہوری حکومت دیگر طرز حکومتوں کے مقابلے میں عام لوگوں کی فلاح و بہبود کا زیادہ خیال رکھتی ہے اور عوامی فلاح و بہبود کے متعلقہ مختلف امور مثلاً تعلیم، صحت، امن عامہ اور دیگر تعمیر و ترقی کے بڑے بڑے منصوبے بناتی ہے۔

4- یگانگت اور حب الوطنی

اس طرز حکومت میں عوام اور ان کے منتخب نمائندے ایک دوسرے سے جڑے ہوتے ہیں اور حکومت کو اپنی حکومت سمجھتے ہیں۔ لہٰذا وہ صوبائیت پرستی، فرقہ واریت اور لسانی منافرت کو بالائے طاق رکھ کر زیادہ حب الوطنی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

5- مساوی حقوق اور یکساں مواقع

جمہوریت آزادی اور مساوات کی علمبردار ہوتی ہے۔ تمام شہریوں کو بلا امتیاز مساوی حقوق حاصل ہوتے ہیں اور معاشرے کے ہر فرد کو ترقی کے مساوی مواقع میسر آتے ہیں۔

6- سیاسی تربیت اور شعور کا اہتمام

اس نظام میں خود کار طریقے سے عوام کی سیاسی تربیت جاری رہتی ہے کیونکہ مسلسل انتخابی عمل سے عوامی سیاسی شعور میں بتدریج اضافہ ہوتا رہتا ہے نیز اسمبلیوں میں بحث و تکرار خصوصاً حزب اختلاف کے فعال اور مثبت کردار سے عوام کی سیاسی سمجھ بوجھ میں اضافہ ہوتا ہے۔ اسی طرح سیاسی جماعتیں بھی رائے عامہ ہموار کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

7- تحمل، برداشت اور رواداری کا درس

جمہوریت میں اختلاف رائے اور تنقید کو نظام حکومت کے اہم اجزا سمجھا جاتا ہے لہٰذا قدیم نظاموں کی طرح حکومت پر تنقید کو ریاست سے غداری نہیں سمجھا جاتا بلکہ اسمبلیوں کے اندر اور باہر ہر طرح کی فیصلہ سازی کے متعلق کھل کر بحث کی جاتی ہے اور عوامی رائے کو مدنظر رکھ کر مناسب ترامیم بھی کی جاتی ہیں۔

8- پر امن انتقالِ اقتدار

جمہوری نظام میں حکومت کو تبدیل کرنے کے لیے آئینی اور پر امن ذرائع موجود ہیں لہٰذا محدود مدت کے بعد دوبارہ پر امن انتخابات کے ذریعے با آسانی حکومت کو تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ اس طرح جمہوریت میں عوام مایوس ہو کر خونی انقلاب یا تصادم کی بجائے اپنے ووٹ کی طاقت سے پر امن انتقال اقتدار یقینی بناتے ہیں۔

9- انسانی وقار کی علامت

جمہوریت کے نظام نے انسانوں کو اپنی قسمت کا حاکم اور اپنی زندگی کے فیصلے اپنی مرضی کے مطابق طے کرنے کا ذریعہ فراہم کیا ہے۔ جمہوریت نے اچھے معاشرے کے قیام کی تکمیل میں انسانیت کی بڑی خدمت کی ہے۔ اس نے انسان کو

اپنے بنیادی حقوق سے آگاہ کیا ہے اور اس کے حصول کے لیے بھی بڑی حد تک رہنمائی کی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کوئی بھی جمہوری حکومت ظلم نہیں کر سکتی۔ اس طرح اس نظام نے انسانی وقار میں اضافہ کیا ہے۔

جمہوریت کی خامیاں (Demerits of Democracy)

1- محض اکثریت کی حکومت

جمہوریت کی سب سے بڑی خامی یہ ہے کہ اس میں فیصلے اکثریت سے ہوتے ہیں خواہ اکثریت کا تناسب کتنا ہی کم کیوں نہ ہو اور یہ بھی ضروری نہیں کہ اکثریت میں اعلیٰ درجے کی قابلیت پائی جاتی ہے یعنی جمہوریت میں اہلیت کی بجائے تعداد پر زور دیا جاتا ہے۔

2- سیاسی عدم استحکام اور پارٹی بازی

جمہوریت قوم کو پارٹیوں، گروپوں اور دھڑوں میں تقسیم کر دیتی ہے۔ اکثر ذاتی مفاد کو قومی مفاد پر ترجیح دی جاتی ہے اور یوں بعض اوقات قومی اتحاد کو نقصان پہنچ سکتا ہے لہٰذا اہم قومی امور پر اتفاق رائے نہیں ہو پاتا۔

3- پالیسیوں میں تسلسل کا فقدان

جمہوریت میں طے شدہ محدود مدت کے بعد نئی حکومت اقتدار میں آتی ہے۔ ہر آنے والی نئی حکومت محض پارٹی بازی کی وجہ سے پرانی پالیسیوں کو بدل دیتی ہے جس سے ملک میں عدم استحکام پیدا ہو سکتا ہے۔ اکثر قومی مفاد والی پالیسیاں بھی سیاسی منافرت کی بھینٹ چڑھ جاتی ہیں۔

4- بے جا اسراف

یہ طرز حکومت نسبتاً مہنگا سمجھا جاتا ہے کیونکہ نہ صرف انتخابات کے انعقاد پر اربوں روپے خرچ ہوتے ہیں بلکہ قانون ساز اداروں، وزرا اور مشیروں کے حوالے سے ضروری اور غیر ضروری اخراجات کی طویل فہرست جمہوریت کو عوام پر بوجھ بنا دیتی ہے۔

5- سست رفتار نظام حکومت

یہ طرز حکومت بنیادی طور پر ایک سست رفتار نظام حکومت ہے کیونکہ دانستاً تفصیلی بحث و مباحثے کو ایک پیچیدہ اور طویل عمل سے گزارا جاتا ہے تاکہ بہتر سے بہتر فیصلے تک پہنچا جا سکے۔ لیکن عموماً اس میں بہت سا بیش قیمت وقت ضائع ہوتا ہے اور اہم فیصلہ سازی سست روی کا شکار ہو جاتی ہے۔

6- ہنگامی حالات میں فیصلہ سازی میں تاخیر

جمہوریت کی ایک خامی یہ بھی ہے کہ مختلف ہنگامی حالات مثلاً جنگ وغیرہ کی صورت میں فوری فیصلہ سازی ممکن نہیں

ہوتی کیونکہ جمہوریت میں پائی جانے والی سست روی آڑے آسکتی ہے۔

7-سیاسی مفاہمتوں پر مبنی حکومت

سیاسی جماعتوں کے بغیر جمہوریت کا تصور نہیں کیا جا سکتا۔ کبھی کبھی ملک کی سیاسی جماعتوں کی موجودگی سے کوئی ایک پارٹی انتخابات میں واضح اکثریت حاصل نہیں کر سکتی تو مخلوط حکومت بنانا پڑتی ہے اور مخلوط حکومت ہمیشہ کمزور ثابت ہوتی ہے۔ اس طرح آئے دن حکومتیں بدلتی رہتی ہیں۔ لہٰذا سیاسی جوڑ توڑ اور اقربا پروری کے لیے میرٹ کی خلاف ورزی اور بدعنوانی کے ارتکاب کا خدشہ بھی موجود رہتا ہے۔ (نوٹ: جمہوریت تمام خامیوں کے باوجود ایک بہتر طرزِ حکومت ہے۔)

(ب) آمریت(Dictatorship)

انگریزی لفظ ڈکٹیٹرشپ(Dictatorship) لاطینی(Latin) لفظ ڈکٹیٹر(Dictator) سے نکلا ہے جس کے معنی "مطلق العنان اختیارات کا مالک شخص" ہے۔ آمریت سے مراد ایسی طرزِ حکومت ہے جس میں حکومت کے تمام اختیارات کسی فردِ واحد (آمر) کے پاس ہوتے ہیں جو کسی سے مشورے کا پابند نہیں ہوتا۔ اس کے منہ سے نکلی ہوئی ہر بات قانون کا درجہ رکھتی ہے۔ عام طور پر آمر حکومت کا اقتدار فوجی طاقت کے ذریعے حاصل کرتا ہے اور جب تک یہ طاقت اس کا ساتھ دیتی ہے وہ اپنا تسلط قائم رکھتا ہے۔ آمر اپنے اقتدار کو دیر تک قائم رکھنے کے لیے تمام جائز و ناجائز ذرائع استعمال کرتا ہے اور اپنے آپ کو ملک کا نجات دہندہ سمجھتا ہے اس لیے وہ ملک میں کسی کو مخالفانہ رائے کے اظہار کی اجازت نہیں دیتا۔ آمریت میں صرف ایک پارٹی کی حکومت ہوتی ہے۔ دوسری سیاسی پارٹیوں کو جبراً ختم کر دیا جاتا ہے۔ آمریت میں آمر سیاہ و سفید کا مالک ہوتا ہے۔ سب اس کے سامنے جوابدہ ہوتے ہیں لیکن وہ کسی کے سامنے جوابدہ نہیں ہوتا۔ اٹلی میں مسولینی، برطانیہ میں کرامویل اور پاکستان میں ایوب خان کی حکومتیں آمریت کی مثالیں ہیں۔

خوبیاں(Merits)

1-فوری فیصلے

چونکہ آمریت میں فیصلہ سازی کا اختیار فردِ واحد کے پاس ہوتا ہے لہٰذا فوری فیصلے کیے جا سکتے ہیں۔ ایک آمرانہ حکومت عوامی امور میں کم دلچسپی لینے والے لوگوں سے بھی زیادہ کام لے سکتی ہے جبکہ جمہوری حکومت میں یہ خاصا مشکل ہے۔ مثال کے طور پر جرمنی پہلی جنگ عظیم میں تباہ ہو کر رہ گیا تھا لیکن ہٹلر نے تھوڑے ہی عرصے میں جرمنی کو اول درجے کی قوت بنا دیا تھا۔

2-پالیسی میں تسلسل

چونکہ یہ طرزِ حکومت عموماً مضبوط اور طویل ہوتا ہے اور پالیسی بھی ایک جیسی رہتی ہے اس لیے جو بھی پروگرام بنایا جاتا

ہے اس میں کوئی رکاوٹ پیدا نہیں ہوتی۔

3- ہنگامی حالات کے لیے موزوں

اس طرزِ حکومت میں فرد واحد تمام اختیارات کا مالک ہوتا ہے جو تمام مسائل کے حل کے لیے فوری فیصلے کرتا ہے۔ اس طرح عموماً وہ ہنگامی حالات پر قابو پانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

4- قومی اتحاد

اس نظام میں مخالف سیاسی جماعتوں کی عدم موجودگی سے لوگوں میں پارٹی بازی اور گروہ بندی ختم ہو جاتی ہے۔ لہٰذا عموماً وقتی طور پر لوگوں میں یکجہتی اور قومی اتحاد پیدا ہو جاتا ہے۔

5- مضبوط دفاع

آمریت میں اقتدار کا انحصار فوجی قوت پر ہوتا ہے اس لیے فوجی قوت پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔ لہٰذا اس حکومت میں ریاست کا دفاع مضبوط ہوتا ہے اور ریاست اندرونی اور بیرونی خطرات سے محفوظ رہتی ہے۔ (نوٹ: آمریت تمام خوبیوں کے باوجود ایک ناپسندیدہ طرزِ حکومت ہے۔)

خامیاں (Demerits)

1- آزادی کا خاتمہ

آمریت میں فرد کی آزادی مکمل طور پر ختم کر دی جاتی ہے اور اس میں فرد کے لیے ذہنی اور قلبی سکون حاصل کرنا ناممکن ہوتا ہے۔

2- خوف و ہراس

آمر کے اقتدار کا انحصار طاقت کے بل بوتے پر ہوتا ہے اور وہ اقتدار کی حفاظت کے لیے قوت کا بے دریغ استعمال کرتا ہے جس کی وجہ سے ملک میں خوف و ہراس پیدا ہو جاتا ہے اس انتشار کی وجہ سے ملکی معیشت تباہ ہو جاتی ہے۔

3- غیر ذمہ دار حکومت

آمریت میں بحث و مباحثہ کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے اور اختلاف رائے کو سنگین جرم سمجھا جاتا ہے لہٰذا تصویر کا دوسرا رخ کبھی سامنے نہیں آتا اور آمر کی مسلسل غلطیوں سے ملک کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچتا رہتا ہے۔ اس لیے یہ غیر ذمہ دار حکومت ہے اور لوگ تبدیلی کا سوچنا شروع کر دیتے ہیں۔

4- تحقیقی صلاحیتوں کا خاتمہ

آمریت میں عوام کا کام اعلیٰ افسروں کے احکامات بجا لانا ہوتا ہے۔ اس لیے ان میں غور و فکر اور ایجاد کی صلاحیتیں ختم ہو جاتی ہیں۔ اس طرح ملک ماہرین کی آزادانہ رائے سے محروم رہ جاتا ہے اور علمی و تحقیقی ترقی رک جاتی ہے۔

5- غیر یقینی نظام حکومت

عموماً آمریت ہنگامی اور بحرانی دور کی پیداوار ہوتی ہے اور آئے دن نئے نئے بحرانوں سے برسرِ پیکار رہتی ہے۔ لہٰذا آمریت کے انجام کے بارے میں شبہات موجود رہتے ہیں اس لیے آمریت کو اپنانا ملک کے لیے نقصان دہ ہو سکتا ہے۔

6- اَمن دشمن

آمر کی تشدد آمیز پالیسی عوامی ردِعمل کو بھی پرتشدد بنا دیتی ہے۔ ملکی ترقی کے لیے عوام کو اعتماد میں لینا ضروری ہوتا ہے۔ جبکہ آمریت عوام کو صرف حکم دینا جانتی ہے اور یہ چیز ملک کی ترقی کے لیے نقصان کا باعث بنتی ہے۔ آمروں سے ہمیشہ عالمی امن کو بھی خطرہ رہا ہے۔

7- شخصیت پرستی

آمرانہ نظام حکومت کلی طور پر ایک شخصیت کے گرد گھومتا ہے۔ اس میں آمر کو بلند و بالا اور مقدس ہستی کے روپ میں پیش کیا جاتا ہے۔ عوام کو یہ باور کرایا جاتا ہے کہ آمر ہی وہ شخصیت ہے جو عوام کے تمام دکھوں اور مسائل کا حل ہے۔ اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا ہے کہ آمر بہرحال ایک انسان ہے اور غلطی بھی کر سکتا ہے جس سے عوام پر برا اثر پڑ سکتا ہے۔ اس لیے عوام کی وابستگیاں ایک فرد کی بجائے ملکی اداروں سے ہونی چاہیں۔

8- قومی انتشار اور خونی انقلاب کا خطرہ

آمر سے نجات حاصل کرنے کے لیے عوام کو تشدد اور خون خرابے کی راہ اختیار کرنا پڑتی ہے۔ عموماً آمر سے نجات موت یا انقلاب کے ذریعے ہی حاصل کی جا سکتی ہے۔ لہٰذا آمریت کا پیدا کردہ قومی اتحاد عموماً مصنوعی ثابت ہوتا ہے۔

نوٹ: آمریت تمام خوبیوں کے باوجود ایک ناپسندیدہ طرزِ حکومت ہے۔

9- اَقربا پروری اور طاقت کا غلط استعمال

آمر اپنی طاقت کے بے جا استعمال پر کسی کو جوابدہ نہیں ہوتا لہٰذا عموماً اَقربا پروری اور طاقت کے ناجائز استعمال کا خدشہ موجود رہتا ہے۔

اچھا نظام حکومت اور فلاحی ریاست (Good Governance and Welfare State)

اچھا نظام حکومت سے مراد حکومت کرنے کا ایسا فن ہے جس میں تمام عوامی فیصلے و دیگر حکومتی معاملات صاف اور شفاف طریقے سے سرانجام دیے جائیں۔ حکومتی عہدیداروں کو اپنے اپنے عہدوں کا ذمہ دار ٹھہرایا جائے۔ حکومت اور عوام کے درمیان قریبی تعلق قائم کیا جائے۔ اس نظام حکومت میں تمام معاشرتی و سیاسی گروہوں کو حکومت کے کاروبار میں برابر کا شریک ٹھہرایا جاتا ہے۔ پبلک اور پرائیویٹ سیکٹر مل کر فلاحی کام کرتے ہیں۔ ایک فلاحی ریاست کے اچھے نظام حکومت میں درج ذیل خصوصیات پائی جاتی ہیں۔

1- عدل وانصاف کا قیام

یہ نظام عدل وانصاف پر مبنی ہوتا ہے۔ کسی فرد یا طبقہ سے کسی قسم کی زیادتی نہیں کی جاتی اور ہر ایک کے ساتھ انصاف کا سلوک ہوتا ہے۔

2- جمہوری اقدار کا فروغ

اس نظام میں جمہوری اقدار مثلاً مساوات، انصاف، برداشت، آزادی وغیرہ کو فروغ دیا جاتا ہے۔ ظلم وتشدد کو ختم کر کے تمام لوگوں کو برابر کے انسانی حقوق دیے جاتے ہیں۔

3- بدعنوانی کا خاتمہ

اس نظام حکومت میں بدعنوانی کا مکمل خاتمہ کیا جاتا ہے۔ انتظامیہ ایماندار ہوتی ہے اور ہر کام شفاف طریقے سے کرتی ہے۔ اگر انتظامیہ میں کوئی بدعنوان عنصر موجود ہو تو اسے نکال دیا جاتا ہے۔

4- خوشحال معاشرے کا قیام

اچھی انتظامیہ معاشرہ کو خوشحال اور ملک کو معاشی طور پر مضبوط کرتی ہے۔ ملک و معاشرہ کو پسماندہ رکھنا اچھی انتظامیہ کے اصولوں کے خلاف ہے۔

5- مکمل مذہبی آزادی

اچھی انتظامیہ ملک میں مکمل مذہبی آزادی کو فروغ دیتی ہے اور تمام اقلیتوں کو ان کے مذاہب کے مطابق عبادات کی مکمل آزادی ہوتی ہے۔

6- استحصال سے پاک معاشرہ

اچھی حکومت استحصال سے پاک معاشرہ قائم کرتی ہے۔ یعنی کوئی طبقہ کسی دوسرے کا استحصال نہیں کر سکتا اور نہ ہی کسی طبقہ کو اس کے حق سے محروم رکھا جا سکتا ہے۔

7- ذمہ دار حکومت کا اصول

اچھی حکومت ذمہ دار حکومت کا اصول اپناتی ہے اور خود کو عوام اور متعلقہ اداروں کے سامنے جوابدہ بناتی ہے، اسی طرح حکومت کا ہر کارندہ بھی اپنے فرائض کے لیے عوام کے سامنے جوابدہ ہوتا ہے۔

8- احتساب کا اصول

حکومت کے ہر کارندے کو احتساب کے مراحل سے گزرنا پڑتا ہے۔ ہر ایک کی نا اہلی اور لاپرواہی پر سزا دی جاتی ہے اور اس اصول کو اپنانے سے ایک صاف ستھری انتظامیہ معرض وجود میں آتی ہے۔

9- مناسب منصوبہ بندی

اچھی انتظامیہ ملک وقوم کی ترقی کے لیے مناسب منصوبہ بندی کرتی ہے اور اس کو عملی جامہ پہناتی ہے۔ مناسب منصوبہ بندی سے ہی ملکی ترقی ممکن ہے۔

10- حکومت اورعوام میں رابطہ

اچھی انتظامیہ حکومت اورعوام میں قریبی رابطہ پیدا کرتی ہے تا کہ حکومت عوام کے مسائل معلوم کر سکے اور ان کے حل کے لیے مناسب اقدام اٹھا سکے۔ اس سے عوام کا حکومت پر اعتماد بڑھتا ہے۔

11- مہارت کا اصول

اچھی حکومت مہارت کے اصول پر کام کر رہی ہوتی ہے یعنی جو فرد جس کام کا ماہر ہے اس کو وہی کام سونپا جاتا ہے۔ جس سے حکومت کی کارکردگی میں بہتری آتی ہے۔

12- شفافیت کا اصول

اچھی حکومت شفافیت کے عمل کو یقینی بناتی ہے اور عوام سے متعلقہ تمام فیصلہ سازی کے امور مخفی نہیں رکھے جاتے بلکہ ہر شخص کو سرکاری دستاویز تک مکمل رسائی فراہم کی جاتی ہے۔

اسلامی نقطہ نظر سے حکومت کا کردار اور فرائض

(Government's Role and Functions in Islamic Perspective)

اسلامی نقطہ نظر سے حکومت کا یہ کردار ہے کہ وہ ریاست میں بسنے والے تمام افراد کے بنیادی حقوق کا خیال رکھے۔ ان کی ترقی، خوشحالی اور فلاح و بہبود پر زیادہ سے زیادہ توجہ دے تا کہ افراد میں اپنی ریاست کے لیے وفاداری کے جذبات پیدا ہوں۔

اسلام نے آج سے چودہ سو سال پہلے فلاحی ریاست کا ایک ایسا نقشہ پیش کیا جس میں ہر فرد کا پورا پورا خیال رکھا جاتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اسلامی حکومت ہر فرد کو معاشی و معاشرتی تحفظ فراہم کرتی ہے تا کہ وہ مطمئن زندگی گزار سکے

اسلامی حکومت کے فرائض

1- امن وامان کا قیام

اسلامی حکومت کا اہم فرض ہے کہ ریاست میں امن و امان قائم کرے تا کہ لوگ سکون کی زندگی بسر کر سکیں۔

2- ملکی دفاع

اسلامی حکومت ملکی دفاع پر خاص توجہ دیتی ہے تا کہ بیرونی خطرات سے تحفظ حاصل ہو سکے۔

3- انصاف کا قیام

فوری اور سستا انصاف فراہم کرنا اسلامی حکومت کی ذمہ داری ہوتی ہے تا کہ لوگوں میں احساس محرومی پیدا نہ ہو۔

4- بیرونی ممالک سے تعلقات

اسلامی حکومت ہمیشہ بیرون ممالک سے بہتر تعلقات رکھنے کی حامی ہوتی ہے۔

5- صحت اور تعلیم کی فراہمی

اسلامی حکومت کا فرض ہے کہ ریاست میں بسنے والے تمام لوگوں کی صحت اور تعلیم کی بنیادی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے مناسب اقدامات کرے۔

6- روزگار کی فراہمی

ہر فرد کے لیے روزگار کی فراہمی اسلامی حکومت کی اہم ذمہ داری ہوتی ہے۔

7- باہمی مشاورت

اسلامی حکومت ریاست کے تمام معاملات باہمی مشاورت اور اتفاق رائے سے طے کرتی ہے۔

8- ترقی کے مواقع

ایک فلاحی اسلامی ریاست میں ہر فرد کو اپنی صلاحیتوں کے مطابق ترقی اور اظہار کے مواقع فراہم کیے جاتے ہیں۔

9- بہتر اقتصادی حالت

ایک فلاحی اسلامی ریاست میں حکومت لوگوں کی اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کے لیے نئے نئے منصوبے شروع کرتی ہے۔

سوالات

1- مقننہ سے کیا مراد ہے نیز مقننہ کی تنظیم کی وضاحت کریں۔

2- اسلامی حکومت کے فرائض کا احاطہ کریں۔

3- ایک فلاحی ریاست کے اچھے نظام حکومت کی خصوصیات بیان کریں۔

4- آمریت کی تعریف کریں۔ اس کی خوبیاں اور خامیاں واضح کریں۔

5- جمہوریت کی تعریف کریں نیز جمہوریت کی خوبیوں اور خامیوں کا جائزہ لیں۔

6- مقننہ کے فرائض واضح کریں۔

7- انتظامیہ سے کیا مراد ہے؟ نیز اس کے فرائض بیان کریں۔

8- عدلیہ کون کون سے فرائض سرانجام دیتی ہے؟